شراب کے مادّی اثرات و نتائج

(حادثات، بیماریاں اور خوفناک اقتصادی نقصانات)

از ریاض الحسن نوری

(۱)

ہمارے قریبی دوست جناب ریاض الحسن نُوری کثیر المطالعہ بھی ہیں اور بیک وقت مختلف موضوعات پر حوالوں اور اعداد و شمار سے آراستہ مضامین بھی لکھتے ہیں۔ پچھلے عرصے میں انہوں نے قدح خوارانِ مغرب کے احوال اور شراب کے اثراتِ بد پر کئی پہلوؤں سے سوچا اور مواد جمع کیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل وہ ترجمان القرآن ہی میں اس موضوع پر ایک مضمون شائع کرا چکے ہیں۔ اب جب کہ ہمارے ہاں شراب کی مکمل حرمت کا قانون نافذ ہو گیا ہے، اور دلدادگانِ بنتِ عنب پر ایک عالم اضطرار طاری ہے، ریاض الحسن نوری صاحب کا ایک تازہ مضمون، شراب کے متعلق ان صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مضمون سرمستانِ بادۂ فرنگ کو ہوش میں لانے کا ذریعہ بنے۔ (ن۔ ص)

مغرب کے عقل پرست تو اپنے اُوپر مسلط کردہ خرابیوں اور برائیوں کی نہایت غیر عقلی حمایت کرتے ہیں، مگر ہمارے یہاں مدعی سے بڑھ کر جو چُست گواہ پائے جاتے ہیں، وہ بھی عجیب عجیب نکتے چھانٹتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں ان کا ایک نکتہ یہ میرے سامنے آیا کہ مشرقی لوگ شراب پی کر غُل غپاڑہ کرتے ہیں جبکہ مغربی لوگ شراب پی کر کسی کو پتہ بھی نہیں چلنے دیتے۔ مجھے یہ بات سُن کر اس بات کا افسوس ہوا کہ یہاں ایسے مغرب پرست بھی ہیں جو سرے سے عام قسم کی معلومات بھی نہیں رکھتے۔

شراب نوشی سے پیدا ہونے والے جرائم

آیئے ذرا ورلڈ المانک ۱۹۷۱ء (سالانہ عالمی معلوماتی رپورٹ) کی روشنی میں دیکھیں کہ مہذب مغرب کے شراب نوشوں کا معیارِ احتیاط و شائستگی کیا ہے؟ ذرا شراب سے

متعلقہ جرائم میں گرفتار ہونے والوں کے اعداد وشمار ملاحظہ فرمایئے :-

جس جرم میں گرفتار ہوئے	مردوں کی تعداد	عورتوں کی تعداد
منشیات کے قوانین کی خلاف ورزی	۱۶۲،۵۲۵	۲۸،۳۹۵
نشہ میں کار چلانا۔	۲۶۷،۴۴۲	۱۸،۰۶۸
نشہ میں مدہوشی	۱،۱۸۲،۷۰۹	۹۰،۶۱۴
امن عامہ میں خلل	۴۶۰،۳۶۹	۷۷،۷۹۵
میزان	۲،۰۷۴،۰۴۵	۲۱۴،۸۷۲

عورتوں اور مردوں کی کل تعداد ۲،۲۸۸،۹۱۷ ہے۔ یعنی ۲۲ لاکھ سے زیادہ سالانہ گرفتاریاں امریکہ میں صرف شراب سے متعلق ہوتی ہیں جب کہ وہاں شراب پینے کی کھلی آزادی ہے۔

پوری لسٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنے زیادہ لوگ امریکہ وغیرہ میں شراب کے نشہ میں مدہوشی کے جرم میں گرفتار ہوتے ہیں اتنے کسی جرم میں بھی گرفتار نہیں ہوتے، بلکہ اس جرم میں گرفتار ہونے والوں اور کسی دوسرے جرم میں گرفتار ہوتے والوں کی تعداد میں کوئی نسبت ہی نہیں۔

شراب نوشی اور حادثات | مشہور انگریزی ہفتہ وار رسالہ ٹائمز یکم اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں صفحہ نمبر ۱۶ پر لکھتا ہے :-

"پچھلے سال امریکہ میں ۲ کروڑ کاریں، ایک کروڑ ۴ لاکھ حادثات میں ملوث ہوئیں۔ ان میں ۴۹ ہزار آدمی مارے گئے، ۱۸ لاکھ زخمی ہوئے اور ۲ لاکھ اپاہج ہوئے۔ اقتصادی طور پہ تنخواہوں میں کمی دیگر مالی نقصانات اور علاج معالجہ انشورنس وغیرہ کے اخراجات کے سلسلے میں ۸۱۔ ارب ڈالر یعنی ۸۹۱۔ ارب یا ۹ کھرب ۹۱۔ ارب روپے کا کل مالی نقصان ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سفر کرنے والوں کو فی میل ایک سینٹ یعنی ۱۱ پیسے کا نقصان ہوا[1]۔"

---

[1] ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء کے پاکستان ٹائمز میں ایک اشتہار Renault — 10 کا چھپا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اس کار کا خرچ ۱۰ پیسے فی میل آتا ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ خرچ سڑک کے حادثات کی وجہ سے دوگنا ہو جاتا ہے۔

گویا حادثات نے سفر خرچ میں معتد بہ اضافہ کر دیا۔

پھر یہی رسالہ مزید لکھتا ہے کہ:۔

"مالی نقصان کے علاوہ انسانوں کو جو مصائب اور درد وغم جھیلنے پڑتے ہیں اور جانوں کا جو نقصان ہوتا ہے[1] اس کا کوئی حساب روپے کی صورت میں تو لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ ۳۵ سال کی عمر سے کم کے نوجوانوں اور بچوں میں موت اور زخمی ہونے کا سب سے بڑا سبب سڑکوں کے حادثات ہیں اور اگر اس رفتار میں فرق نہ پڑا[2] تو آئندہ ہر زندہ دو امریکیوں میں سے ایک کو اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی کسی حادثے میں زخمی ہونا پڑے گا۔ اور ہر ۴۲ امریکیوں میں سے ایک کو حادثاتی موت کے منہ میں جانا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ شراب پینے والے ڈرائیوروں کے سلسلے میں قانون کو سخت بنانا چاہیے۔ جو ڈرائیور حادثات میں مارے جاتے ہیں ان میں سے ۵۰ فیصد کے متعلق پولیس کی رپورٹ یہ ہوتی ہے کہ وہ شراب کے نشے میں تھے (H.B.D.) امریکہ کو سویڈن کی مثال پر عمل کرنا چاہیے جہاں کہ عام رواج (Routine) کے طور پر مشکوک ڈرائیوروں کو روک کر تھانے لے جا کر ان کا خون ٹسٹ کرایا جاتا ہے۔ جس کے خون میں 05. فی صد سے زیادہ الکوحل پائی جاتی ہے اس کو چھ ماہ جیل تک کی سزا دی جا سکتی ہے...... سکون پہنچانے والی گولی (Tranqualizer) کا بھی اثر کار چلانے کے سلسلے میں الکوحل جیسا ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کے حساب کے مطابق ایک گولی کا مطلب ایک بار شراب پینا ہوتا ہے۔"

Kessel & Walton لکھتے ہیں:۔

"...... کار چلانے کی کارکردگی میں فرق شراب پینے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے

---

[1] بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوتی ہیں اس کا نقصان الگ ہے کیونکہ ان کا مالی بوجھ معاشرے پر پڑتا ہے۔

[2] فرق یہ پڑا ہے کہ اب ۴۹ ہزار کی جگہ ۵۵ ہزار ہر سال مر رہے ہیں یعنی زیادتی ہو چکی ہے۔ سنہ ۱۹۶۷ء سے اب تک اضافہ ہوا ہے کمی نہیں ہوئی۔

اور کوئی شخص جتنی پیتا جائے گا، اس کی کارکردگی اتنی ہی کم ہوتی جائے گی ...... حقیقت یہ ہے کہ کار چلانے کی کارکردگی میں کچھ نہ کچھ فرق ذرا سی شراب پینے سے بھی پڑ جاتا ہے۔ خواہ وسکی کا چھوٹا پیگ ہو یا بیئر کے ادھے (pint) کی بھی نصف مقدار ہو..... شراب پینے والا یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ وہ کار چلانے کے لیے ٹھیک حالت میں ہے یا نہیں بدترین پوزیشن میں ہوتا ہے ...... پس شراب پینے کی مقدار اور اس کی خون میں موجودگی کی مقدار ڈرائیور کی صحیح حالت بتلانے کے لیے مکمل گائیڈ نہیں ہے[1]"۔

جو عقل کھری تھی، کی کھوٹی اس نے اچھے اچھوں سے چھینی روٹی اس نے

مستوں پہ شراب فاقہ مستی لائی پتلون کو کر دیا لنگوٹی اس نے

مزید یہ کہ جو لوگ جدید سائنس اور علوم کی ابجد سے بھی واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ سڑکوں پر زیادہ تر حادثات اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ڈرائیور شراب یا دوسرے مُنشیات کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ ناروے، سویڈن وغیرہم میں پولیس کو اس بات کی اجازت ہے کہ جس ڈرائیور کو چاہے روک کر اس کا پیشاب یا خون ٹسٹ کرا کے معلوم کرے کہ آیا وہ شراب تو نہیں پیئے ہوئے ہے اگر معلوم ہو جائے کہ ۱/۲ فیصد کے قریب شراب خون میں موجود ہے تو سزا دی جاتی ہے۔ امریکہ میں ہر سال پچاس ہزار سے زیادہ لوگ سڑک کے حادثات میں مارے جاتے ہیں۔ دیگر حادثات بھی شمار کر لیے جائیں تو کل حادثات کی تعداد ۱۰۷۰۰۰ ہو جاتی ہے۔ ان حادثات کے واقع ہونے میں مُنشیات کا بڑا ہاتھ ہے۔ پس شراب کو بند کرنے کا مطلب حادثات کو روکنا ہے۔ حادثات میں انسانی جان کے علاوہ گاڑیوں کی ٹکر سے واضح اقتصادی نقصان بھی ہوتا ہے۔ اگر لوگوں کی جانوں کی پروا نہیں تو مال کی پروا کرلو کیونکہ تم پر تو دولت کی محبت، اقتصادیات کا بھوت سوار ہے[2]۔

میرے سامنے اس وقت انگلینڈ کا چھپا ہوا سرکاری ہائی وے کوڈ ہے۔ اس کے سرورق کے اندر

---

[1] p. 26, 27, 28 "Alcoholism"

[2] اس سلسلے میں ایک مضمون When drinking and driving mix مفید رہے گا ریڈرز ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۱ء میں چھپا تھا۔

جلی حروف میں یہ ہدایت درج ہے کہ شراب کی معمولی سی مقدار کے استعمال سے بھی سڑک پہ آپ کے تحفظ میں کمی آجائے گی۔ پس محفوظ رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ جب آپ کو کار چلانی ہو تو شراب نہ پئیں اور دوا کے طور پر کوئی مسکن دوائی بھی استعمال نہ کریں۔

Plain Ttruth رسالہ بابت ستمبر ۱۹۶۹ء لکھتا ہے کہ اعداد و شمار کے حساب سے ستمبر ۱۹۷۰ء تک صرف کینیڈا اور امریکہ میں ۶۵ ہزار آدمی ٹریفک کے حادثات میں مارے جائیں گے اور ۵۰ لاکھ زخمی ہوں گے۔ مگر بعد کے اعداد و شمار سے پتہ چلا کہ صرف امریکہ میں ۵۵ ہزار سے زیادہ مارے گئے۔

پچاس لاکھ دماغوں کا ڈاکو

Milton Golin کا ایک مضمون بعنوان Robber of Five Million Brains یعنی پچاس لاکھ دماغوں کا ڈاکو، امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے جرنل میں چھپا تھا۔ اس میں شراب کی تباہ کاریوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں وہ یوں رقمطراز ہیں:-

"Drink has taken five million men and women in the United States, taken them as a master takes slaves, and new acquisitions are going on at the rate of 200,000 a year" [1]

یعنی امریکہ میں شراب پچاس لاکھ دماغوں پر قبضہ کیے ہوئے ہے [1]۔ ٹھیک اس طرح سے جیسے مالک غلاموں پر قبضہ رکھتا ہے۔ اور ہر سال مزید دو لاکھ نئے افراد اس کی غلامی میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

ذرا سوچیے کہ سڑکوں پر ان دماغوں کی چوری سے کتنے حادثات ہوتے ہیں۔ DELAWARE کے سروے اور تحقیقات کے مطابق ٹریفک کے حادثات میں سے پچاس فیصد حادثات کی وجہ شراب خوری

1. P. 1496, Journal of American Medical Association, 19th July, 1958.

ہوتی ہے[1]۔ گویا کم از کم پچاس فی صد حادثات تو یقینی طور پر محض شراب کے مرہون منت ہیں۔ بقایا میں شراب میں کتنا حصّہ ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ امریکہ کے ایک مشہور معالج یعنی ڈاکٹر S.I. Mc MILLEN M.D جن کی کتاب کے ایک مضمون سے ہم نے اس مضمون کی تیاری میں فائدہ اُٹھایا ہے لکھتے ہیں کہ نیویارک میں حکومت کے محکمہ صحت اور کارنل یونیورسٹی کی متعدد تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ایسے ڈرائیور جن کی وجہ سے حادثات ہوئے اور وہ ان میں مارے گئے ان میں سے ۴۳ فیصد شراب کے نشہ میں تھے۔ نیویارک کے ویسٹ چیسٹر کے علاقے میں ان ڈرائیوروں کا خون ٹسٹ کیا گیا جو اکیلی کار (یعنی کسی دوسری گاڑی کی ٹکر کے بغیر) کے حادثے میں مارے گئے تھے۔ اس طرح کے ۸۳ ڈرائیوروں کا خون ٹسٹ کیا گیا تو پتہ چلا کہ ان میں سے ۷۹ فیصد شراب کے زیر اثر تھے[2]۔

غور فرمایئے کہ نیویارک کی حکومت کے محکمہ صحت کا سرکاری بیان ہے۔ اس سے مستند اور کیا چیز ہوسکتی ہے؟ پس ثابت ہوا کہ اگر شراب بند کردی جائے تو حادثات میں ۵۰ تا ۸۰ فیصد کمی واقع ہونا لازمی ہے۔

ماہر نفسیات Dr. ROPP شراب کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس غارت گر حیات زہر پر (کیونکہ کوئی باضمیر فارماکولوجسٹ اس کو اس سے بہتر نام نہیں دے سکتا) — امریکہ کے لوگ جتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں وہ نہ اپنے بچوں کی تعلیم پر کرتے ہیں، نہ بیماروں کی نگہداشت پر اور نہ اپنے خدا کی بڑائی کے لیے[3]۔"

ایک عام فرانسیسی، کسی امریکی سے بھی بڑھ کر شراب پر خرچ کرتا ہے — وہ ایک امریکی کی نسبت

---

[1] P. 1149, ibid, dated 30th March, 1957

[2] New York State Department of Health Bulletin (Vol XIV, 29th May, 1961, Page 85) and (Vol. XI 14th July 1958, Page 113) by the reference of "None OF THESE DISEASES" by S.I. McMILLEN, M.D-P 26,

[3] P. 120, DRUGS AND THE MIND.

شراب پر پانچ گنا خرچ اٹھاتا ہے۔

یاد رہے کہ شراب کی وجہ سے وہ زہریلی اشیاء بھی جسم میں جذب ہو جاتی ہیں جن کا خون میں داخل ہونا شراب کے بغیر ممکن نہ تھا[1]۔

شراب کے استعمال سے ہر طرح کے جرائم میں اضافہ ہوتا ہے اور حماقت اور کم عقلی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مالی اور جانی نقصان کا ذکر تو ہم کر چکے ہیں، شراب کا ایک کرشمہ یہ بھی ہے کہ اس کے اثر سے لوگ احمق و پاگل بن کر کمانے کے ناقابل ہو جاتے ہیں اور دوسروں پر اقتصادی بوجھ بن جاتے ہیں۔ پس شراب پر بندش کا معاملہ روحانی تو ہے ہی، شاید اس سے کہیں بڑھ کر اقتصادی و مادی بھی ہے[2]۔

جب سر پہ پڑتی ہے تو ہوش آتی ہے۔ جس طرح سٹالن نے اپنے زمانے میں مخلوط تعلیم پر پابندی لگا دی تھی۔ اسی طرح لینن نے اپنی آزاد خیالی کے باوجود ایک مرتبہ یہ کہا کہ پرولتاری ایک ابھرتا ہوا طبقہ ہے۔ ان کو احمق بنانے یا تحریک دینے کے لیے نہ کسی شراب کی ضرورت ہے اور نہ جنسی بے راہ روی کی[3]۔

(باقی)

---

[1] PP. 70, 104 "ALCOHOL : ITS ACTION ON HUMAN ORGANISM.

[2] ALCOHOL, SCIENCE AND ISLAM by RIAZULHASAN with an Introduction by Dr. S.M.K. WASTI M.B.B.S., F.C.P.S., F.R.C.P. etc.

[3] P. 103, LENIN ON THE EMANCIPICIPATION OF WOMEN.